رمضان المبارک کے بعد ہماری ذمہ داری

فاروق الرحمن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تکونو کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا...... الایۃ (النحل ۱۴ آیت نمبر 91)۔

''اورتم اس عورت کی طرح نہ ہوجاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا''۔

برادران اسلام! رمضان المبارک اپنی تمام تر عظمتوں، رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ رخصت ہو چکا ہے۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے نامہ اعمال کو نیکیوں سے بھرلیا تقبل اللہ عن المومنین والمومنات صیا مھم وقیا مھم وجمیع اعمال الصالحۃ وجعلنا منھم۔ اور فرمایا پیغمبرﷺ کے مطابق وہ شخص بہت ہی بدنصیب ٹھرا جس نے رمضان المبارک سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اس کی زندگی میں جیسا رمضان آیا ویسا ہی گزر گیا۔اعاذنا اللہ منہ. اللھم لا تجعلنا منھم۔

قارئین ذی وقار۔ اب ہم سب کے لیے عموماً اور رمضان المبارک میں اعمال صالحہ سے اپنے نامہ اعمال کو مزین کرنے والوں کے لیے خصوصاً سوچنے اور غور وفکر کرنے کا مقام ہے کہ رمضان المبارک کے بعد اب ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کس ذمہ داری کا مظاہرہ ہونا چاہیے۔کیا رمضان المبارک گزرنے کے بعد اب ہم مکمل طور پر آزاد ہو چکے ہیں کہ اب کسی جائز ناجائز یا حلال اور حرام کی پرواہ کیے بغیر ہر چیز اور ہر کام ہمارے لیے جائز ہو گیا ہے؟ یا رمضان المبارک ہم پر کوئی بھاری ذمہ داری چھوڑ گیا ہے آیئے ذیل کی سطور میں اس کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ بات کو سمجھنے اور آئندہ کے لیے کوئی لائحہ عمل تیار کرنے میں آسانی رہے۔

برادران اسلام! مذکورہ بالا سورہ نحل کی آیت مبارک کا جو حصہ نقل کیا گیا ہے اگر چہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان فرما کر ایک اہم مسئلہ سمجھایا ہے اور اس کو خاص سیاق وسباق میں بیان کیا گیا ہے تاہم قرآن کریم کی یہ جامعیت ہے کہ زیر بحث مسئلہ کو سمجھنے کے لیے بھی یہ آیت مبارکہ بڑا واضح مفہوم رکھتی ہے۔

عزیزان گرامی قدر: رمضان المبارک کے بعد ایک مومن مسلمان اور رمضان المبارک کو اللہ

تعالیٰ کی عبادت اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارنے والوں کو دو کام خصوصی طور پر کرنے چاہیں اور آئندہ رمضان المبارک تک ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نمبرا

پہلا کام تو یہ کریں کہ رمضان المبارک میں جو نیکی کے کام انہوں نے بڑے ذوق وشوق اور اہتمام سے کیے ہیں ان کو آئندہ بھی ساری زندگی ادا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ امام کائنات امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **احب الاعمال الی اللہ ادو مہا و ان قل** (بخاری۔ مسلم 1-266 احمد) ''اعمال میں اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ محبوب اور پسند ہے جس کو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ وہ کم یعنی تھوڑا ہی کیوں نہ ہو''۔ خود رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک بھی تھی کہ آپ ﷺ جو نیکی کا کام شروع کرتے تو اس پر ہمیشگی فرماتے اور اس حدیث کی راویہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایسا ہی کیا کرتی تھیں۔

پھر امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں **قال لی رسول اللہ ﷺ یا عبداللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل.** (بخاری ج 1 صفحہ نمبر 154) کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''اے عبداللہ! تو فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جا وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا تو اب اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا ہے''۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پسند یہ ہے کہ نیک اور اچھے عمل ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے اگر چہ وہ عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اس لیے ہمیں چاہیے کہ رمضان المبارک میں جس طرح ہم نے اہتمام سے روزے رکھے تھے رمضان المبارک کے بعد بھی سارا سال نفلی روزوں کا اہتمام کریں اگر کوئی زیادہ روزے رکھنا چاہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے **افضل الصیام صیام داود علیہ السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما** (سنن نسائی ص 285 ج 1 کتاب الصیام) ''افضل روزہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے''۔

اگر کوئی اس سے کم رکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ ہر ہفتے دو روزے رکھے ایک سوموار کا اور ایک جمعرات کا کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان دنوں میں روزے رکھا کرتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں **کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس** (سنن نسائی 263 ص 1 کتاب الصیام) ''رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے''۔ اس طرح ہر ماہ یہ آٹھ روزے بن جائیں گے اور اگر کوئی اس سے بھی کم رکھنا

چاہیے تو وہ ہر ماہ تین روزے رکھ لے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام ثلاثة ایام من الشهر فقد صام الدهر کله ثم قال صدق الله فی کتابه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (سنن نسائی ص268 ج1 کتاب الصیام) ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مہینے میں تین روزے رکھے تو اس نے سارے سال کے روزے رکھ لیے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں سچ فرمایا ہے جو شخص نیکی کریگا تو اس کے لیے اس کی مثل دس ہونگی یعنی اس کو دس گنا زیادہ اجر ملے گا“۔

اور پھر ان تین روزوں کے متعلق اگرچہ رسول اللہ ﷺ سے مختلف صورتیں مروی ہیں لیکن عام اور معروف طریقہ یہ ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان کرتے ہیں۔ امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نصوم من الشهر ثلاثة ایام البیض ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة (نسائی ص269 ج1 کتاب الصیام) ”ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ہر مہینے ایام بیض کے تین روزے رکھیں یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ“ بہرحال عرض یہ کرنا مقصود ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ سال کے دوران نفلی روزوں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

اس طرح جو لوگ رمضان المبارک میں رات کو قیام کرتے تھے انہیں چاہیے کہ رمضان المبارک کے بعد بھی رات کو نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔ جو لوگ کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے وہ اب بھی یہ معمول سارا سال جاری رکھیں کہ ان کا تلاوت قرآن سے ناغہ نہ ہو اگرچہ تھوڑی تلاوت کریں لیکن کریں ضرور۔ اس طرح صدقہ وخیرات کرنے والے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں خرچ کر دیا ہے اور بس۔ نہیں بلکہ یہ صدقہ وخیرات کی عادت سارا جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق فرمائے۔ آمین

نمبر۲۔ دوسرا کرنے کا یہ کام ہے کہ رمضان المبارک میں کی ہوئی نیکیوں کی حفاظت کریں۔ اب ان چند امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس سے انسان کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ تاکہ ان گناہوں سے بچیں اور اپنی نیکیوں کو محفوظ رکھیں۔

(۱) کفر۔ کفر کرنے سے بھی انسان کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں یہ کفر خواہ آدمی کلمہ پڑھنے کے بعد کرے یا کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا بلکہ کفر پر ہی قائم ہے۔ کفر کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا جیسے دھریہ وغیرہ ہیں۔ انبیاء کرام کو برحق نہیں سمجھتا یا فرشتوں کا انکار کرتا ہے کہ فرشتوں کا کوئی وجود نہیں یا ان سے دشمنی رکھے تو یہ بھی کفر میں ہی شامل ہے۔ قبر کے حالات کا انکار کرنا۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ

ہونے کا یقین نہ ہونا اور جنت ودوزخ قیامت کے دن کے حساب وغیرہ کا انکار کرنا کفر صریح ہے۔ ایسا کفر کرنے والوں کے عمل ضائع ہوجاتے ہیں۔ کفار کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **اولئک الذین کفر وابایات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقیم لهم یوم القیامة وزنا** (الکهف پ١٦ آیت نمبر 105)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور ملاقات کا انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن ترازو قائم نہیں کریں گے''۔ (کیونکہ ان کی نیکیاں ہی نہیں ہونگی تو وزن کس چیز کا کرنا ہے)

(٢) **شرک**۔ دوسرا عمل ہے شرک اس کے کرنے سے بھی انسان کے عمل ضائع ہوجاتے ہیں شرک یہ ہے کہ مخلوق میں سے کسی بھی چیز یا ہستی اور شخصیت کو اللہ تعالیٰ کی ذات یا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک کرلیا جائے مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی اور ذات بھی ایسی ہے جو داتا، غوث اعظم، دستگیر، گنج بخش، نفع ونقصان دینے پر قادر، عالم الغیب ہر وقت ہر جگہ حاضر وناظر ہے تو یہ شرک ہوگا کیونکہ یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اور مشرک کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **ما کان للمشرکین ان یعمرو مساجد الله شاهدین علی انفسهم بالکفر اولئک حبطت اعمالهم وفی النار هم خالدون** ۔ (التوبہ پ١٠ آیت نمبر 17) ''مشرکوں کو اس بات کا حق نہیں کہ وہ کفر پر گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدیں تعمیر کریں یہ وہ لوگ ہیں ان کے عمل ضائع ہوچکے اور وہ لوگ آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں''

اب ذرا غور کیجئے کہ مسجد بنانا کتنا بڑا عظیم اجر والا عمل ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **من بنی لله مسجد اذکر الله عزوجل فیه بنی الله له بیتا فی الجنة** (سنن نسائی ص79 ج1، کتاب المساجد) ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے''۔

قارئین ذی وقار! مسجد تعمیر کرنا کتنا بڑا عمل ہے لیکن اگر انسان شرک کی حالت میں یہ عمل کرے تو ضائع وبیکار ہے اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں اور اگر کسی بھی عمل کے بعد شرک کیا تو اس کی وجہ سے گزشتہ سارے عمل ضائع ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخسرین** (الزمر پ24، آیت نمبر 65) ''اور

بے شک آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی وحی کی گئی کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والے ہو جائیں گے''۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے انسان کی پہلی ساری نیکیاں اور اچھے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارنے کے بعد اب کہیں شرک کرنا نہ شروع کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کو مدد کے لیے پکاریں یا کسی سے اولاد مانگیں یا بیماری سے شفا کا سوال کریں یا پھر کسی دربار پر چڑھاوا چڑھانے چلے جائیں یا اپنے گھر میں ہی غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دیں ان سب کاموں سے رمضان میں کی ہوئی نیکیاں' نمازیں' روزے' تلاوت قرآن' رات کے قیام' صدقہ و خیرات' ذکر و اذکار وغیرہ سب ضائع ہو جائیں گے۔ **اعاذ نا اللہ منه**

(۳) **بدعت**۔ بدعت بھی ایسا عمل ہے جس سے انسان کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں بدعت کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا کام کرنا جس کی اصل اور دلیل شریعت میں موجود نہ ہو اور اس کام کا تعلق شریعت سے ہو اس کو آدمی شریعت کا حصہ اور ثواب سمجھ کر کرے تو یہ بدعت کہلائے گا ناطق وحی پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا **من احدث فی امر نا هذا مالیس منه فهو رد** (بخاری ص 137 ج 1، مسلم ص 77 ج 1) ''جو شخص بھی ہماری شریعت میں کوئی نیا کام ایجاد کرے گا وہ کام مردود ہے''۔ اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لا یقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلوٰة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا** (ابن ماجہ ص 6، باب اجتناب البدع) ''اللہ تعالیٰ بدعتی کے روزے' نماز' صدقہ' حج' عمرہ جہاد اور نفلی و فرضی کوئی عبادت بھی قبول نہیں کرتا'' اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بدعتی آدمی کی کوئی عبادت بھی قبول نہیں بلکہ ساری کی ساری نیکیاں اس کی ضائع و بیکار چلی جاتی ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم ہر قسم کی بدعات سے اجتناب کریں اذان میں' وضو کے وقت' خوشی اور غمی کے موقعہ پر جو بدعات ہم میں رواج پا گئی ہیں ہمیں ان سے بچنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ رمضان المبارک میں کی ہوئی ساری محنت ہی اکارت جائے۔ (بدعت کے متعلق تفصیلی بحث راقم نے اپنی کتاب ''جواہر ہدایت'' میں کی ہے صاحب ذوق اس طرف رجوع کریں)

(۴) **ارتداد**۔ کسی بھی شخص کا دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا یعنی کسی مسلمان کا عیسائی' یہودی' سکھ یا ہندو وغیرہ ہو جانا ارتداد کہلاتا ہے اور ایسے شخص کو ''مرتد'' کہا جاتا ہے اگر کوئی شخص دین اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جاتا ہے تو اس کے بھی تمام اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **ومن**

یرتدد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا ولاخرة واولئک اصحب النار هم فیها خالدون. (البقرہ پ2، آیت نمبر216) ''جو شخص تم سے اپنے دین سے پھر گیا اور کفر کی حالت میں ہی فوت ہو گیا تو یہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت۔ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر قول یا عمل میں خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کی مخالفت کرتا ہے تو اس کا عمل بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم (محمد پ26، آیت نمبر33) ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو'' اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت کرے گا اس کے عمل بھی ضائع ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو شخص آپ ﷺ کے فرامین، احادیث کو حجت تسلیم نہیں کریگا یا کسی امتی کی تقلید کی وجہ سے حدیث مبارک کو قابل عمل نہیں سمجھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے اسی طرح جو شخص رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی اذان کا انکار کریگا یا اس میں کمی بیشی کرتا ہے اور اپنی مرضی سے بنائی ہوئی اذان کہتا ہے آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف وضو کرتا ہے یا آپ ﷺ کے اس واضح فرمان صلوا کما رایتمونی اصلی (بخاری) ''نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے دیکھتے ہو'' کی موجودگی میں تقلید کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر نہیں بلکہ اپنے امام اور مقتدیٰ کے طریقے سے نماز ادا کرتا ہے وغیرہ وغیرہ تو وہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا مرتکب ہوتا ہے اور ایسے شخص کے اعمال فرمان باری تعالیٰ کے مطابق ضائع ہو جاتے ہیں۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہی زندگی بسر کریں اور آپ ﷺ کی مخالفت سے بچیں۔ ہمارا کوئی بھی عمل خواہ وہ عبادات سے تعلق رکھتا ہو یا معاملات سے قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہونا چاہیے ورنہ رمضان المبارک میں کی ہوئی ساری محنت ضائع و برباد ہو جائیگی۔ اعاذنا اللہ منه یہ چند ایک اہم اور بنیادی عقائد و اعمال کا میں نے ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے اعمال ضائع اور نیکی برباد ہو جاتی ہے اس لیے ہم سب کو ان سے بچنا چاہیے اور اگر ان میں سے کوئی برائی ہم میں موجود ہے تو اس سے توبہ کرنی چاہیے ورنہ ہماری مثال بھی اس عورت جیسی ہو جائیگی جس کو بیان کر کے اللہ وحدہ

لاشریک نے ہمیں سمجھایا ہے کہ **ولاتکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا**. کہ جوعورت محنت ومشقت سے اپنا سوت کاتتی ہے پھر خود ہی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہے تم بھی اس عورت کی طرح رمضان المبارک میں کی ہوئی محنت کو اپنے غلط عقیدے یا عمل کیوجہ سے ضائع نہ کرلینا وہ شخص کس قدر بے وقوف ہے جو اتنی شدید گرمی میں روزے رکھتا ہے چھوٹی سی رات میں بھی نیند قربان کرکے قیام کرتا ہے لیکن اس کی ساری ریاضت خود اس کے اپنے ہاتھوں برباد ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے رمضان المبارک میں کیے ہوئے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے اور ان کا پورا پورا اجر ہمیں نصیب فرمائے، (آمین)

(۶) **حقوق العباد** ۔ جو شخص کسی دوسرے پر ظلم وزیادتی کرتا ہے دوسرے کا حق غصب کرتا ہے یا پھر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو تکلیف دیتا ہے اس کی نیکیاں اور اعمال صالحہ بھی اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے بلکہ وہ شخص قیامت کے دن جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ فقیہ امت محمدیہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے **ان رسول اللہ ﷺ قال اتدرون ما المفلس قالو المفلس فینا من لادرھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلوٰة وصیام وزکوٰة ویاتی قدشتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناته وھذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضیٰ ما علیه اخذ من خطا یا ھم فطرحت علیه ثم طرح فی النار** (صحیح مسلم ص320 ج2، کتاب البر والصلة، باب الظلم) ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے میرے صحابہ) کیا تم جانتے ہو مفلس (غریب کنگال) کون ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم (روپیہ پیسہ) اور دنیا کے فائدے کا سامان نہ ہو (یعنی ضروریات زندگی مثلاً مکان، زمین، گاڑی، بینک بیلنس وغیرہ) تو آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ وغیرہ سب کچھ لے کر آئیگا (یعنی دنیا میں اس نے یہ تمام نیکیاں کی ہونگی) لیکن اُس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائینگی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ اس آدمی پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا''

برادران اسلام! ذرا توجہ فرمائیں کہ ایک آدمی کس قدر محنت سے نیکیاں کماتا اور انہیں جمع کرتا ہے گرمی کے دنوں میں پندرہ سولہ گھنٹے کا روزہ شدید گرمی میں۔ سردیوں کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کر

کے نمازیں پڑھنا، اپنے خون پسینے کی کمائی سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا وغیرہ کس قدر مشکل کام ہیں لیکن اتنی مشقت سے کیے ہوئے اعمال صالحہ بھی صرف اسی وجہ سے بے کار اور بے فائدہ ثابت ہونگے کہ دنیا میں اس نے کسی کا مال غصب کیا ہوگا، کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر الزام تراشی کی، کسی کی غیبت اور چغلی کی، کسی کو مارا تو کسی کا خون بہایا، الغرض کسی نہ کسی طریقے سے اس نے حقوق العباد پامال کیے تو قیامت کے دن یہ شخص اپنے اور جن لوگوں کے ساتھ اس نے ظلم اور زیادتی کی اور ان کے حقوق غصب کیے ان کے گناہوں کے ساتھ جہنم میں چلا جائیگا۔ آج ہم قطعا اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ ہمیں ان زیادتیوں کا حساب بھی دینا ہے آج کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے اپنے مال کی وجہ سے، کوئی ظلم کرتا ہے اپنے عہدے اور اختیار کی وجہ سے کہ میں جو کچھ بھی کرلوں گا مجھے کون پوچھنے والا ہے لہٰذا وہ ظلم کرتا ہے اپنی چودھراہٹ اور افسری کے زعم میں کسی کو گالی دیتا ہے، کسی پر الزام تراشی کرتا ہے اور کسی کو بے عزت اور ذلیل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بسا اوقات اپنے اختیارات کی آڑ میں انتقاماً یا اپنے سفلے پن کی وجہ سے کسی حقدار کو اس کا جائز مقام و مرتبہ نہیں دیتا تو یہ بھی ظلم اور دوسرے کا حق غصب کرنا ہے کوئی شخص ظلم کرتا ہے کسی دوسرے کے نام پر فوائد اور مراعات حاصل کر کے' مال اکٹھا کر کے لیکن اس حقدار پر اس کا کوئی حصہ نہیں پہنچتا بلکہ سارا کچھ خود ہڑپ کر جاتا ہے کوئی ظلم کرتا ہے جعلی دستاویز اور کاغذات کی بنیاد پر ملازمت حاصل کر کے کوئی افسر بن جاتا ہے تو کوئی کسی یونیورسٹی یا کالج کی طرف سے ٹیوٹر لگ جاتا ہے کوئی جعلی ڈگری پر پارلیمنٹ کا رکن بنتا ہے اور تو اور علماء کرام کا وہ طبقہ بھی اس دوڑ میں پیچھے نہیں رہا جو بڑے فخر سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ واقعہ بڑے تفاخر سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت نہیں لی تھی جس نے ایسے جانور کو خالی جھولی دکھا کر دھوکہ دیا تھا۔ تو آج کیا یہ مولوی' افسر اور ایم پی اے یا ایم این اے نہیں جانتا کہ میرا یہ فعل نہ صرف کہ جھوٹ' فریب' دھوکہ' دغابازی اور خیانت کے زمرے میں آتا ہے بلکہ کسی دوسرے حقدار کے حق کے سلب کرنے کا باعث بھی ہے مگر اسے مالی مفادات اندھا و بہرہ کر دیتے ہیں وہ حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ اسی حرام سے پالتا رہتا ہے۔ بینک بیلنس بڑھتا رہتا ہے مگر کوئی فکر نہیں کرتا کہ میں دنیا میں تو اپنی قوت و طاقت یا چالاکی اور ہوشیاری کی وجہ سے تو کسی کو جواب دہ نہیں ہوں لیکن کیا قیامت کے دن بھی اس کی یہ چالبازیاں اور چالاکیاں کسی کام آسکیں گی۔ آج تو یہ اپنی تمام تر منافقت اور دوغلے پن کے باوجود کسی کی خوشامد کر کے اور کسی کی غیبت اور چغلی کے عوض یہ مفادات سمیٹتا ہے مگر کیا قیامت کے دن بھی اس کی یہ چرب زبانی یا دروغ گوئی کوئی فائدہ دے سکے گی۔ جبکہ وہ دن تو ایسا ہوگا جس

کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ الیوم نختم علی افواھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون (یٰسین پ23، آیت نمبر65) ''آج کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے (یعنی ان کی زبانیں بند کر دیں گے اور وہ بات نہیں کر سکیں گے) اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں وہ سب کچھ بتا دیں گے جو وہ کرتے رہے''۔

اس لیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارڑ رمضان المبارک میں کی ہوئی نیکیاں اور اعمال صالحہ محفوظ رہیں اور قیامت کے دن ہمارے لیے نجات کا باعث بنیں تو پھر ہمیں اپنی حیثیت اور طاقت کی آڑ میں اپنے ماتحتوں یا دوسرے لوگوں پر ہر قسم کے ظلم اور زیادتی سے باز آ جانا چاہیے دوسروں کے غصب شدہ حقوق ان کو لوٹا دینے چاہیں کہ یہی فلاح اور بچاؤ کی راہ ہے؟ ورنہ قیامت کے دن تو یہ سارا کچھ دینا ہی پڑے گا۔ آج صدر سے لیکر ایک معمولی کلرک تک کرپشن کے ذریعے دوسروں کا مال بٹورنا اور لوگوں پر ظلم کرنا اپنا حق سمجھتا ہے اور رشوت تو اس قدر ہمارے رگ وریشے میں سرایت کر گئی ہے کہ اب ہم اس کو کوئی جرم ہی نہیں سمجھتے۔ جو شخص جتنے بڑے عہدے اور ذمہ داری پر فائز ہے وہ اتنا بڑا ہی کرپٹ ہے اور پھر ذرا غور کریں کہ ہم جس عہدے اور اختیار کی بناء پر دوسروں سے زیادتی کر رہے ہیں اس کی حیثیت کیا ہے اس میں ہمارا تو کچھ بھی نہیں کہ جو ہم نے خود پیدا کر لیا ہے بلکہ وہ سارا کچھ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ حیف ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی چیز کو ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

آیئے ہادی کائنات امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث پڑھیے اور پھر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر ناصحانہ انداز میں انسان کو اس کی حیثیت یاد دلا کر دوسروں پر ظلم وزیادتی کرنے سے روکا ہے۔

صحابی رسول سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا (صحیح مسلم ص319 ج2) ''وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں اس میں جو آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے بیان فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے میرے بندو! بے شک میں نے ظلم کو اپنے آپ پر حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے تو تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو''۔

قارئین ذی وقار! اللہ تعالیٰ ظالم انسان کو سمجھا رہے ہیں کہ میں ساری کائنات کا خالق اور مالک ہونے کے باوجود کسی پر ظلم نہیں کرتا اور جبکہ مجھے کوئی پوچھنے والا بھی نہیں نہ میں کسی کے سامنے جواب دہ ہوں مگر تو

ایک ملک، صوبے، ضلع، محلے یا کسی محلے کے ایک کونے میں چھوٹے سے ادارے اور دفتر کا مالک ہو کر سمجھتا ہے کہ اب میرے لیے ہر قسم کی ظلم وزیادتی روا اور جائز ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ ذرا اپنی حیثیت تو دیکھ..........

یا عبادی کلکم جائع الّا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم (ایضاً) ''اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے مگر جس کو میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑا پہنا دوں تو تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں پہناؤں گا''۔

اب غور کریں وہ لوگ جو اپنے مال و دولت کی وجہ سے ظلم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے ہی وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرتے ہیں۔ سوچیں وہ حکمران جو اپنے عہدے، اختیار اور حیثیت کی آڑ میں اپنے ماتحتوں یا اپنی رعایا پر زیادتی کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں کہ وہ کیا تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں کس نعمت سے نوازا کیا وہ اسی عہدے اور حیثیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرتے ہوئے نہ صرف کہ اپنے سفلے پن کا مظاہرہ کریں گے بلکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو کر اپنی نیکیاں ان مظلوموں کے حوالے کر دیں گے۔

برادران اسلام! یا تو ہم دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے باز آ جائیں، دوسروں پر ظلم وزیادتی سے رک جائیں۔ اپنے ہاتھ اور زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھیں اور اگر یہ سب کچھ ہم نہیں کر سکتے تو پھر جہاں اپنے لیے نمازیں پڑھتے ہو، روزے رکھتے ہو، صدقہ وخیرات کرتے ہو وہاں ان مظلوموں کو دینے کے لیے بھی نیکیوں کا کچھ ذخیرہ جمع کر لیں

عزیزان گرامی قدر! آیئے، آج یہ عہد کریں کہ ہم رمضان المبارک کے بعد بھی اپنے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ اسی طرح قائم رکھیں گے جس طرح رمضان المبارک میں رکھتے تھے۔ اور ان اعمال صالحہ کا رمضان المبارک کے علاوہ بھی اہتمام کریں گے اور ان کو جاری رکھیں گے جن کا اہتمام رمضان المبارک میں کرتے تھے اور جو کچھ ہم رمضان المبارک میں کما چکے اور نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر چکے ہیں اس کو سنبھالنے اور محفوظ رکھنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ یہی عقلمندی ہے اور فائدے والی بات بھی۔ ورنہ محنت کو ضائع کر دینا بہت بڑی حرماں نصیبی ہے اور پھر اگر انسان اپنے ہی عقیدے یا عمل کی وجہ سے اپنے ہاتھوں اس کو ضائع کر بیٹھے تو یہ اس سے بھی بُری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا وآخرت کی عزت عطا فرمائے اور دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی سے بچائے، (آمین ثم آمین)